ستائیسویں قسط

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

موت کے بعد زندگی

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:............ بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (اٹھائیسویں قسط)

اسپیکر:............ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:............ موت کے بعد زندگی

زیرِ سرپرستی:............ شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:............ شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:............ حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:............ مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر وترتیب:............ حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:............ 14

پبلشر:............ مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ο فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ο

ربناغفرلی والوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ ο ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما ο

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

موت کے بعد زندگی

اللہ کے بعد، اللہ کے فضل وکرم سے اُس کے سب سے مقدس، مکرم اور اُس کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں درود وسلام عرض کیجئے۔

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

ہمارا آخری ٹھکانہ

بھائی اور بہنو، بھائیو اور دوستو! یہ بات ڈھکی چھپی نہیں، بالکل ظاہر ہے کہ یہ دنیا چند

روزہ ہے اور ہمارا یہاں قیام ایک مسافر کی حیثیت سے ہے۔ ہم بہت جلد یہاں سے رخصت ہوکر اپنے اصل مقام اور دائمی گھر میں جانے والے ہیں۔ اِس لئے سچ پوچھئے تو ہمارا وطن وہی ہے جس کو ہم آخرت کہتے ہیں ہمارا مکان وہی ہوگا جس کو ہم آخرت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور جو نعمت ہمیں اللہ کے فضل و کرم سے ملنے والی ہے وہی نعمت قابل اعتبار اور دائمی ہے جو اِس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ہمیں ملے گی۔ اِس دنیا میں جو کچھ ہم اپنی نگاہوں سے دیکھتے ہیں یہ ایک خواب ہے۔ جس طرح آدمی اپنے بستر پر سو جانے کے بعد رات کو کیا کیا دیکھ لیتا ہے، کوئی یہ بھی دیکھ لیتا ہے کہ وہ بادشاہ ہوگیا ہے، کوئی یہ بھی دیکھتا ہے کہ دنیا کے سارے خزانے اُس کے ہاتھوں میں آگئے، اور کوئی یہ بھی دیکھتا ہے کہ وہ دنیا کا بہت بڑا آدمی ہے۔ لیکن میرے دوستو آپ جانتے ہیں کہ خواب کی بات جو ہوتی ہے وہ خواب کی بات ہی ہوتی ہے۔ خواب کی بات پر کوئی عقل آدمی اعتبار نہیں کرتا۔ یہ عام آدمی کے متعلق میں کہہ رہا ہوں اللہ والوں کے خواب اُن کی تو بات ہی الگ ہے۔ لیکن جو عام اسٹیج ہے آدمیوں کا اُس کے مطابق خواب و خیال کی باتیں جو ہوتی ہیں وہ خواب و خیال ہی کی ہوتی ہیں۔ کوئی آدمی خواب و خیال کی باتوں پر بھروسہ نہیں کرتا۔ اور میرے دوستو یہ دنیا جو ہے یہ بھی خواب و خیال ہے۔ یعنی خواب و خیال کا مطلب آپ یہ نہ سمجھیں کہ اِس کی حقیقت نہیں اِس کی حقیقت ہے۔

بہترین نیکی واحسان

لیکن یہ حقیقت بھی میرے دوستو کچھ دنوں کیلیئے ہے۔کیوں؟ کہ انسان کی نظر اور انسان کی نگاہ جب قبر میں کھلتی ہے تو میرے دوستو وہ خود یہ محسوس کرتا ہے کہ بہت دنوں کے سو جانے کے بعد وہ اُٹھا ہے اور اُس وقت اُس کے سامنے جو سین ہوتا ہے وہی سین حقیقی ہے اور اسی سین سے ہر انسان کو کسی نہ کسی دن گزرنا ہے۔بات یہاں سے چلی تھی اور گفتگو یہ تھی کہ اِس دنیا میں ہماری ماں اور ہمارے باپ، والد کا بڑا احسان ہے۔اور جو لوگ ماں باپ کے احسان کو سمجھتے ہیں اور اِس پر یقین کرتے ہیں تو پھر وہ یہ بھی جان سکتے ہیں کہ اِس دنیا میں ہر شخص پر کسی نہ کسی کا احسان ہوتا ہی ہے۔اور میرے دوستو سب سے بڑا احسان اِس دنیا میں یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی آدمی کو اچھے رستے پر لگا دے۔کسی آدمی کو سیدھے رستے پر لگا دینا اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی معرفت کرا دینی میں سمجھتا ہوں کہ اِس سے بڑھ کر احسان اور کیا ہوسکتا ہے۔قرآنِ مقدس نے ارشاد فرمایا کہ "**ربنا اغفرلی**" اے ہمارے رب بخش سے، مجھے بخش دے "**والدی**" اور میرے والدین کو بخش دے۔اُن کا میرے اوپر بڑا احسان ہے بڑا کرم ہے بخش دے "**وللمؤمنین**" اور میرے رب مسلمانوں کو بھی بخش دے، تیری رحمت وسیع ہے، تو فضل عظیم کا مالک ہے، اِس لئے تو اپنے فضل و کرم سے سب مسلمانوں کو بخش دے۔"**یوم یقوم الحساب**" جس دن کہ حساب قائم ہوگا۔وہ حدیث تو آپ نے سنی ہوگی کہ جس میں خصوصیت کے ساتھ اِس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اُس کے اعمال ختم ہوجاتے ہیں۔

تین نیک کاموں کا ثواب جاری رہتا ہے

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات، حسنات، وعظ اور نصیحت، اچھائی کی باتیں، نیکی کی باتیں، یہ اُس وقت تک ہے جب تک یہ سانس ہے، اِدھر سانس بند ہوا اُدھر سب ختم۔ اب تین چیزیں ایسی ہیں جو رہ جاتی ہیں۔ سرکارِ دو عالم فداک ابی وامی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک تو صدقہ جاریہ ہے، خدا کسی کو توفیق دے اور اُس نے اللہ کے نام پر کہیں مسجد بنادی ہو، کوئی مدرسہ قائم کردیا ہو، کوئی ایسا کام کردیا ہو جو دینی نقطہ نظر سے مسلمانوں کے دین کو فائدہ پہنچے۔ اور اِس کے علاوہ، صدقہ جاریہ کے علاوہ "علمِ نافع"۔ کسی اچھے حافظ نے دوسرے کو حافظ بنایا، کسی عالم نے دوسرے کو عالم بنایا، ایک نمازی نے جس کے پاس نماز کا علم تھا اُس نے اِس علم کو دوسرے تک پہنچایا اور دوسرے نے تیسرے تک پہنچایا۔ یہ ہے علمِ نافع۔ ایک شخص خود تو عالم نہ بن سکا، اپنی اولاد کو اُس نے عالم نہیں بنایا لیکن اُس نے دیکھا کہ ایک مسلمان کا بچہ علم نافع حاصل کرنے کیلئے اور عالم بننے کیلئے تیار ہے تو اُس نے اُس بچے کی مدد کی یہ ہے علم نافع۔ اور تیسری چیز جو ارشاد فرمائی وہ ہے "نیک اولاد"۔ اور سچ پوچھئے تو اِس سے بڑھ کر اور کوئی دولت ہی نہیں۔ یہ ایک ایسی جاری دولت ہے کہ اِس دولت کا اندازہ اِس دنیا میں بھی لوگ کرتے ہیں اور اگر کوئی اِس دنیا میں نہ کرسکے تو میرے آخرت میں یقیناً اندازہ ہوجائے گا کہ اگر لڑکا نیک ہو تو صبح سے شام تک وہ نیکی ہی کرے گا وہ جو وہ نیکی کرے گا اُس کا ثواب یقینی طور پر والدین کو ملتا ہے۔

تین ساتھی، مگر وفادار صرف ایک

اسی سے ملتی جلتی ایک حدیث ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ’’آدمی کے ساتھ جب آدمی مرتا ہے تو اُس کے تین ساتھی ہوتے ہیں‘‘۔ ایک تو یہی مال ہے، دولت ہے، جائیداد ہے، مکان ہے، دکان ہے، فیکٹری ہے، کارخانہ ہے علی ھٰذ القیاس۔ اور دوسرے ساتھیوں میں بیٹا، بیٹی، بیوی اور اقارب اور رشتہ دار اور دوست بڑی تعداد ہوتی ہے۔ اور تیسرا ساتھی وہ ہوتا ہے جس کو عمل صالح کہتے ہیں، نیکی۔ یہ جو تین ساتھی ہیں میرے دوستو! اِدھر روح نکلی اور اُدھر آپ کا کنکشن گھر سے بھی ختم ہو گیا، مکان سے بھی ختم ہو گیا، دکان سے بھی ختم ہو گیا۔ جتنی آپ کی پراپرٹی ہے اور جتنی آپ کی دولت ہے اُس سے آپ کا تعلق ختم ہو گیا اب یہ دولت آپ کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ اور اگر کوئی دولت ساتھ لے کر بھی چلے تو کوئی کہاں تک جائے گا؟ قبر تک، بیٹا بھی پہنچے گا تو قبر تک، بھائی بھی پہنچیں گے تو قبر تک اور دوست بھی پہنچیں گے تو قبر تک۔ بس قبر تک میرے دوستو یہ دونوں کنکشن جو ہیں وہ قبر کے باہر باہر تک یعنی دولت کا، جو رشتہ دار ہیں عزیز اُن کا تعلق قبر سے باہر باہر تک ہے۔ لیکن جب بندہ قبر میں جاتا ہے تو سبحان اللہ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو نیکیوں کے انبار کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ اور وہ بڑے ہی ہوشیار ہیں جو جانے سے پہلے ہی بھیج دیتے ہیں۔ اور ساتھ میں لے جانے کا کیا سوال ہے وہ ساتھ میں جو لے جاتے ہیں وہ لے جاتے ہیں جانے سے پہلے ہی وہ میرے دوستو بھیج دیتے ہیں۔

بخیل شخص نے سب کچھ راہِ خدا میں دے دیا

وہ واقعہ آپ نے سنا ہوگا اور میں نے بیان بھی کیا ہے ایک آدھ مرتبہ کہ ایک شخص بڑا بخیل تھا۔ کبھی ایک پیسہ بھی وہ اللہ کی راہ میں نہیں خرچ کرتا لیکن یہ خدا کی قدرت ہے کہ جب اُس بخیل کے مرنے کا ٹائم آیا تو سب اُس نے خرچ کر دیئے۔ جتنی جائیداد دولت سب خرچ کر دیا اور اُس کے بعد اُس کا انتقال ہو گیا۔ کسی بزرگ سے پوچھا گیا کہ وہ آدمی تو بڑا سخی معلوم ہوتا ہے کہ ٹھیک پہلی بار اُس نے خرچ کیا اور اُس کا فائدہ اُس کو مل گیا وہ تو بہت بڑا سخی ہے تو بزرگ نے ہنس کر جواب دیا کہ میاں تم تو کہتے ہو کہ وہ سخی ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ وہ آدمی بخیل ہے اور بڑا ہوشیار بخیل ہے۔ لوگ بڑے حیران ہوئے کہ اُس نے ساری دولت خرچ کر دی اور سارا مال خرچ کر دیا پھر بھی یہ بخیل کس طرح؟ آپ نے فرمایا کہ وہ بڑا بخیل ہے اور بڑا تجربہ کار ہے کیونکہ اُس نے اپنا مال کسی دوسرے کو نہیں دیا جب تک دنیا میں رہا وہ خود اُس سے نفع حاصل کرتا رہا اور جب جانے کا وقت آیا تو پہلے ہی اُس نے بھیج دیا تاکہ اُس کے مال سے کسی دوسرے کو فائدہ نہ پہنچے اُس نے خود ہی نفع حاصل کیا۔ تو ایسا بخیل ہونا تو بہت ہی اچھا ہے سبحان اللہ۔ کہ دنیا میں بھی اُس نے فائدہ حاصل کیا، لیکن میرے دوستو! آپ اِس سے یہ اندازہ نہ لگایئے کہ یہ تو کوئی لاکھوں میں ایسا ہوگا۔ ورنہ یہ دنیا کا ایسا چکر ہے کہ آدمی کے آخری وقت تک تو آدمی کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ دنیا سے جائے گا یا نہیں جائے گا۔ اِس لئے آدمی کو انتظار نہیں کرنا چاہیئے اور جو کچھ کرنا چاہے فوراً کر دینا

چاہئے۔ تو ارشاد فرمایا کہ نیک عمل اُس کے ساتھ جائے گا۔

مرنے والے سے اصلی تعلق قائم رکھنے کا طریقہ

باقی اب یہ بات کہ مرجانے کے بعد ماں باپ کا تعلق بچوں سے کتنا ہوتا ہے اور بچوں کو ماں باپ سے کتنا تعلق رکھنا چاہئے؟ تو یہ تو میرے دوستو دونوں طرف کی بات ہے۔ اگر بیٹا باپ سے تعلق رکھے گا اور باپ کا بھی تعلق ہوگا۔ اور اگر بیٹا یا بیٹی ماں باپ سے تعلق نہیں رکھے گی یعنی تعلق کا مطلب یہ ہے اُن کیلئے اُن کیلئے صدقات، اُن کیلئے ایصالِ ثواب، اُن کے لئے خیرات، صبح و شام انہیں یاد کرنا، صبح و شام اُن کو ایصالِ ثواب کرنا یہ وہ طریقے ہیں جن طریقوں سے ہم اپنے مرنے والوں سے تعلق قائم رکھ سکتے ہیں۔

عالم دین کی والد کی قبر پر حاضری اور والد کی خوشی

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی ''ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کوفے میں صاحبِ علم تھا، بڑا عالم تھا، بڑا افاضل تھا اُس کا ہمیشہ یہی کام رہا کہ اپنے والد ماجد کی قبر پر حاضری دیا کرتا تھا، خشوع و خضوع کے ساتھ، پوری توجہ کے ساتھ اپنے والد کی قبر پر وہ حاضری دیتا اور دعائیں کیا کرتا تھا۔ جب ایک عرصہ گزر گیا تو یہ خیال پیدا ہوگیا کہ بھائی یہ قبر پر میرا آنا جانا ہے روزانہ اور یہ جو اِس کی زیارت ہے تو اب میں کس کی زیارت کروں؟ کیونکہ یہ تو قبر ہے۔ مٹی کا ڈھیر ہے اور میرے والد کو گزرے ہوئے ایک عرصہ ہو چکا ہے اُن کی ہڈیاں وغیرہ تو سب ختم ہو چکی ہوں گی اور

مٹی کا یہ تو اب ڈھیر ہے۔ اِس لئے روزانہ کی یہاں جو حاضری ہے بے مقصد معلوم ہوتی ہے۔ بس یہ خیال آیا۔ اللہ اکبر خیال جب آیا تو انہوں نے جانا چھوڑ دیا، ایک دن خواب میں دیکھا، خواب میں کوفے کے اُن صاحبِ علم نے دیکھا کہ والدِ ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلوہ فرما ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں کہ بیٹا کیا بات ہوگئی کہ تم نے آنا چھوڑ دیا۔ کیا تم بھول گئے؟ کیوں تم نے آنا چھوڑ دیا؟ بیٹا چونکہ عالم تھا تو اُس نے عرض کیا کہ ابا جان یہ تو بتایئے کہ کیا اب بھی آپ کا وجود ہے اور کیا اب بھی آپ کو علم ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ بیٹا صرف مجھے ہی علم نہیں ہوتا بلکہ میرے پڑوس میں جو لیٹے ہوئے ہیں اُن کو بھی علم ہوتا ہے۔ جب تم آتے ہو تو ایک دھوم مچ جاتی ہے اور میں خوش ہوتا ہوں بیٹا اور جب تک تم بیٹھے رہتے ہو میں تم کو دیکھتا رہتا ہوں اور جب تم واپس جاتے ہو تو میں تمہیں وہاں تک دیکھتا رہتا ہوں جب تک تم کوفے میں داخل ہوتے ہو۔

جب تک تم بیٹھتے ہو مجھے خوشی ہوتی ہے

میرے دوستو! یہ عالم برزخ کی باتیں ہیں، قربان جاؤں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبتِ گرامی پر کہ آج اولیائے کاملین کی زبانی ہمیں یہ سب باتیں سننے کو مل رہی ہیں ورنہ اِس دنیا میں اور عالم برزخ کی بات! حضرت فضل ابن مؤسخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی انتقال ہوگیا بڑی پریشانی ہوئی اور میں بہت رونے لگا اور یہ ہوتا تھا کہ میں اپنی پریشانی کو اُن کے مزار پر جا کر کے، اُن کی قبر پر جا کر کے دور کیا کرتا تھا۔ کچھ دنوں بعد ذرا ذوق میں کمی ہوگئی اور کبھی کبھی ناغہ ہو جاتا

تھااور کبھی میں نہیں جا تا تھا۔ایک دن خواب میں والد ماجد کو دیکھا فضل ابن مؤسخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ والد ماجد نے فرمایا کہ بیٹا تم آتے کیوں نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابا جان کیا آپ کو میرے آنے کا علم ہوتا ہے؟ فرمایا کہ بیٹا جب بھی تم آتے ہو مجھے تمہارے آنے کا علم ہوتا ہے مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے، جب تک تم بیٹھتے ہو میں خوشی محسوس کرتا ہوں اور مسرت محسوس کرتا ہوں اور میرے ساتھیوں کو بھی اِس کا علم ہوتا ہے۔فضل ابن مؤسخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر کے میں رونے لگا۔اللہ اکبر میرے دوستو یہ اندازہ کیجئے کہ والدین کے ساتھ نیکی کا کتنا اجر اور کتنا اچھا سلوک ہے۔

باغ والدہ کے نام صدقہ کر دیا

سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقدس صحابہ ہیں اُن کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا، بعد میں وہ واپس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری والدہ کا انتقال ہوگیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا میں اُس کیلئے کچھ کروں تو کیا اُس کو ثواب ملے گا؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد ابن عبادہ کیوں نہیں جو کچھ تم اُس کیلئے کروگے اسے اُس کا ثواب ملے گا۔عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ جو میرا باغ ہے میں اپنی ماں کے نام پر اِس کو صدقہ کر دیتا ہوں۔

مرنے کے بعد بھی ثواب ملے گا

انہی سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری حدیث ہے عرض کیا کہ میری والدہ ماجدہ کا

انتقال ہوگیا ہے یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی، کوئی نصیحت نہیں کی، انہیں کوئی موقع نہیں ملا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! تو کیا اب میں اُن کیلئے کچھ کروں تو کیا انہیں اِس کا ثواب ملے گا؟ فرمایا اے سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ! جو کچھ تم کروگے وہ انہیں ملے گا اور ضرور ملے گا۔

گناہگار کے گناہ قبر میں ختم ہوجائیں گے

میرے عزیزو، میرے دوستو! بات صرف اتنی ہے کہ انسان خلوص کے ساتھ اور محبت کے ساتھ جو بھی بھیج دے اپنے مردوں کے لئے اور نیکوں کیلئے وہ انہیں سب کچھ ملتا ہے اور اِس کو فراموش نہ کیجئے۔ یہ حدیث بھی آپ کے پیشِ نظر رہے کہ حضرت محمد رسول اللہ کا ارشاد ہے۔ اے گنہگار و کان کھول کر سنو۔ میرے دوستو ہم سب گنہگار ہیں اور اللہ تبارک وتعالٰی ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ ارشاد فرمایا کہ ''امتِ محمدیہ جب اپنی قبروں میں جاتی ہے تو گناہوں میں وہ لپٹی ہوئی ہوتی ہے اور گناہوں کا بوجھ اُس کے سر پر ہوتا ہے لیکن جب قیامت میں نکلے گی تو اللہ کے فضل وکرم سے گناہوں سے پاک ہوگی''۔ عجیب بات ہے کہ قبر میں جاتی ہے تو گناہگار ہوتی ہے، قبر میں جاتی ہے تو سیاہ کار ہوتی ہے، قبر میں جاتی ہے تو بدکار ہوتی ہے لیکن جب قیامت میں نکلے گی تو وہ نیکوکار ہوجائے گی، وجہ کیا ہے؟ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''مسلمانوں کا استغفار پہنچتا رہتا ہے، مسلمانوں کی دعائیں پہنچتی رہتی ہیں''۔

نبی کے شہر میں شہادت اور مدفن مانگنے والے عظیم صحابی

بتاؤ زیارتِ قبور کا فائدہ آپ نے دیکھا کہ کتنا بڑا فائدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ارشاد فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو ایسی جگہ دفن کرو جہاں زیادہ ایصالِ ثواب کا موقع ہو، جہاں زیادہ دعائیں وصول کرنے کا اور دعاؤں کا جہاں زیادہ موقع ہو۔ ایسے مقام پر مردوں کو دفن کرو۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں یہ بتایا گیا، ہمیں یہ نصیحت کی گئی کہ اپنے مردوں کو وہاں دفن کرو جہاں اللہ کا بندہ اور ولی اللہ لیٹا ہوا ہے۔ کیونکہ اولیائے کاملین کی بارگاہوں میں اللہ کے نیک بندے ہزاروں کی تعداد میں آتے ہیں اور وہاں اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ میں آپ سے عرض کروں کہ جنت البقیع کی سرزمین آخر وہ بھی تو زمین ہے اور مورسش کی زمین بھی تو زمین ہے اور زمین ہونے میں میرے دوستو کوئی فرق نہیں لیکن جنت البقیع کو جو فضیلت حاصل ہے یہی تو ہے کہ وہ میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں کی برکت ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے اطہر اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاؤں کے سامنے جنت البقیع ہے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں کی برکت ہے، مدینہ طیبہ کی برکت ہے کہ آج میرے دوستو یہ شرف حاصل ہے کہ ہر مسلمان وہاں دفن ہونے کی تمنا رکھتا ہے اور یہ میرے دوستو مسنون بھی ہے کہ آپ نے حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنی ہوگی کہ "اے میرے اللہ! میری موت اس طرح کر دے کہ میں تیرے راستے میں شہید ہو جاؤں، اور میری موت کو اپنے رسول کے شہر میں کر دے"۔ تو یہ رسول کے شہر میں مرنے کی تمنا، اور یہ جنت البقیع میں دفن ہونے کی تمنا یہ سب کچھ اسی لئے ہے کہ یہ سب کچھ باڑہ جو تقسیم ہو رہا ہے اُس میں سے میرے دوستو مرنے والے کو بھی نصیب ہو جائے اور اُس کے

نتیجے میں وہ مرحوم ہو جائے، مغفور ہو جائے۔ اللہ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ہی موقع مرحمت فرمائے۔ امین یارب العالمین

گناہگار کے گناہ قبر میں ختم ہو جائیں گے

میرے عزیزو، میرے دوستو! بات صرف اتنی ہے کہ انسان خلوص کے ساتھ اور محبت کے ساتھ جو بھی بھیج دے اپنے مردوں کے لئے اور نیکوں کیلئے وہ انہیں سب کچھ ملتا ہے اور اِس کو فراموش نہ کیجئے۔ یہ حدیث بھی آپ کے پیش نظر رہے کہ حضرت محمد رسول اللہ کا ارشاد ہے۔ اے گنہگارو کان کھول کر سنو۔ میرے دوستو ہم سب گنہگار ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ ارشاد فرمایا کہ ’’امتِ محمد یہ جب اپنی قبروں میں جاتی ہے تو گناہوں میں وہ لپٹی ہوئی ہوتی ہے اور گناہوں کا بوجھ اُس کے سر پر ہوتا ہے لیکن جب قیامت میں نکلے گی تو اللہ کے فضل وکرم سے گناہوں سے پاک ہوگی‘‘۔ عجیب بات ہے کہ قبر میں جاتی ہے تو گناہگار ہوتی ہے، قبر میں جاتی ہے تو سیاہ کار ہوتی ہے، قبر میں جاتی ہے تو بدکار ہوتی ہے لیکن جب قیامت میں نکلے گی تو وہ نیکوکار ہو جائے گی، وجہ کیا ہے؟ ارشاد فرماتے ہیں کہ ’’مسلمانوں کا استغفار پہنچتا رہتا ہے، مسلمانوں کی دعائیں پہنچتی رہتی ہیں‘‘۔

باہتمام
مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل
DAR-UL-RAZA

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com